جلد ۵۳/۱۸ | ۱۰ صلح ۱۳۴۳ھش ۲۴ شعبان ۱۳۸۳ھ ۱۰ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو اور اس سے کبھی غافل نہ ہو

خدا کی یاد سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے

"اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جائے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بے کار چھوڑ دیا جائے وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بے کار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے۔ اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔" (البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۹ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کھانسی میں بھی کچھ کمی رہی لیکن ابھی کھانسی کی تکلیف چل رہی ہے۔ البتہ حرارت میں افاقہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ولادت باسعادت

ربوہ — یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ جنوری ۱۹۶۴ء بروز چہارشنبہ مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی (جو خدمت سلسلہ کی غرض سے حال ہی میں سیرالیون مغربی افریقہ تشریف لے گئے ہیں) کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوتی اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی نواسی ہے۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نیز حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور آپ کے افراد خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز سے نوازے نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصۂ وافر عطا فرمائے اور والدین خاندان اور سلسلہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

میرے بھائی عزیزم مرزا خلیل احمد صاحب (ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) کی بارات جو مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۴ء کو چناب ایکسپریس سے کنری روانہ ہوئی تھی۔ آج مورخہ ۹ جنوری کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس آرہی ہے۔ عزیزم مرزا خلیل احمد کی شادی عزیزہ اسماء طاہرہ صاحبہ بنت محترم مولوی عبدالباقی صاحب ایم۔اے کنری کے ہمراہ ہوئی ہے۔

بارات کے ہمراہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب، صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا ... احمد صاحب، میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور عزیز ظہیر الدین منصور احمد (ابن میاں عبدالرحیم احمد صاحب) کنری تشریف لے گئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

(صاحبزادی) امۃ الرشید بیگم میاں عبدالرحیم احمد صاحب

علامہ محمود شلتوت کی وفات پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا تعزیتی تار

متحدہ عرب جمہوریہ صدر جناب جمال عبدالناصر کی طرف سے شکریہ کا اظہار

پچھلے دنوں شیخ الازہر علامہ محمود شلتوت کی وفات پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جناب جمال عبدالناصر کی خدمت میں تار کے ذریعہ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا تھا۔ اس کے جواب میں صدر موصوف نے تار کے ذریعہ صاحبزادہ صاحب اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ دونوں تاروں کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا تعزیتی تار

بخدمت جناب جمال عبدالناصر صدر متحدہ عرب جمہوریہ، قاہرہ

میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شیخ محمود شلتوت کی اندوہناک وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ مرحوم اس زمانہ میں ایک بہت بڑے مسلمان سکالر تھے اور متنازعہ فیہ مسائل کے بارہ میں اپنی رائے ظاہر کرنے کے بارہ میں بہت نڈر واقع ہوئے تھے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

درخواستِ دعا

— از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ

میری اہلیہ صاحبہ ایک ہفتہ سے داڑھ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز دمہ بھی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بخار بھی رہتا ہے۔ پسینے آتے رہتے ہیں۔ ابھی تک کوئی افاقہ معلوم نہیں ہوتا۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا بخشے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ جنوری ۶۴ء

سادہ زندگی کا نسخہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۸/۱/۶۴ آپ نے پڑھ لیا ہے۔ یہ خطبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان خطبات میں سے ہے جن کو ہر احمدی کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے بے شک یہ ایک مختصر سا خطبہ ہے لیکن حقیقت میں یہ ایک عظیم الشان ہدایت نامہ ہے جس پر جماعت احمدیہ کو عمل کرنا نہایت ضروری ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ فرض ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گویا کوزے میں دریا بھر دیا ہے۔

تحدیث نعمت کے لئے ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے فرماتے ہیں:۔

"سنا ہے کہ کسی نے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ کتنے روپوں پر زکوٰۃ فرض ہے انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے لئے یہ مسئلہ ہے کہ تم چالیس روپے میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دو۔ اس نے کہا "تمہارے لئے" کا کیا مطلب ہے۔ کیا زکوٰۃ کا مسئلہ بدلتا رہتا ہے انہوں نے کہا ہاں تمہارے پاس چالیس روپے ہوں تو ان میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دینا تمہارے لئے ضروری ہے لیکن اگر میرے پاس چالیس روپے ہوں تو مجھے یہ انتالیس روپے دینے لازم ہیں کیونکہ تمہارا مقام ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کماؤ اور کھاؤ لیکن مجھے وہ مقام دیا ہے کہ میرے اخراجات کا وہ آپ کفیل ہے۔ اگر بے وقوفی سے میں چالیس روپے جمع کر لوں تو میں وہ چالیس روپے بھی دوں گا اور ایک روپیہ جرمانہ بھی دوں گا غرض بعض لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ صرف دین کی طرف اپنی توجہ رکھیں لیکن باقی سب دنیا کا یہی مقام ہے کہ وہ دنیا کمائیں اور اپنے وقت کا کچھ حصہ مناسب نسبت کے ساتھ عبادت اور دین کے کاموں میں بھی لگائیں۔ وہ ذکر الٰہی کریں۔ نوافل پڑھیں۔ تہجد پڑھیں۔ استغفار اور دعاؤں سے کام لیں۔

پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان باتوں کی طرف بھی توجہ رکھے ابھی وہ زمانہ ہے جبکہ ہماری باگیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں لیکن وہ ایک وقت تک جماعت کی باگیں اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب اسے کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ جب تک ہماری جماعت کی باگیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اس وقت تک ہماری مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو گاڑی میں جتا ہوا ہو جس طرف گاڑی والا گھوڑے کو پھیرے گا وہ اسی طرف پھرے گا لیکن جب وہ باگیں چھوڑ دے گا تو وہ جس طرف چاہے گا چل پڑے گا۔ چراگاہ والے گھوڑے اور گاڑی میں جتے ہوئے گھوڑے سے ایک سا سلوک نہیں ہوتا۔ چراگاہ والا گھوڑا جہاں چاہے جاتا ہے لیکن گاڑی میں جتا ہوا گھوڑا اپنے مالک کی مرضی پر چلتا ہے اس کا مقصد گاڑی کھینچنا ہوتا ہے اسلئے وہ سیدھا چلتا چلا جاتا ہے ہماری حالت بھی اس وقت گاڑی میں جتے ہوئے گھوڑے کی سی ہے جس طرح ایک چراگاہ والے گھوڑے کو دیکھ کر اگر گاڑی میں جتا ہوا گھوڑا یہ چاہے کہ وہ آزاد پھرے تو یہ اسکی بے وقوفی ہوگی۔ اسی طرح ہماری جماعت بھی دوسری جماعتوں کو دیکھ کر ان کے پیچھے چلنا چاہے تو یہ درست نہیں ہوگا ہماری جماعت کے سامنے وہی صورت نہیں ہے۔ یا تو وہ سیدھی چلتی چلی جائے اور یا وہ کوڑے کھانے کے لئے تیار رہے۔ تم سمجھتے ہو کہ ہم ایک مامور کو ماننے والے ہیں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ ہم ایک گاڑی میں جتے ہوئے ہیں۔ اب اگر ایک گاڑی میں جتا ہوا گھوڑا یہ خیال کرے کہ اس سے چراگاہ میں چرنے والے گھوڑے کا سا سلوک ہوگا تو درست نہیں اسی طرح تمہارے ساتھ بھی دوسرے لوگوں کا سا سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تمہارے ساتھ انعامات اور فضل کے وعدے ہیں وہاں کوڑوں کے بھی وعدے ہیں۔ پس تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور اپنے اعمال کا جائزہ لو۔ جو سال شروع ہوا ہے اسے نیک عزم اور نیک ارادوں کے ساتھ شروع کرو۔ اور بے شک دنیا کماؤ لیکن دین کو بھی نظر انداز نہ کرو بلکہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو" (الفضل ۸/۱/۶۴)

اس اقتباس میں آپ نے وہ سب کچھ فرما دیا ہے جو جماعت احمدیہ کی رہنمائی کے لئے ضروری ہے تاہم آپ نے صرف کہنے پر اکتفا بھی نہیں فرمایا دراصل یہ خلاصۃً ان اعمال کا بیان ہے جن پر آپ جماعت کو شروع ہی سے عمل پیرا ہونے کی تلقین بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس اقتباس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی پوزیشن دوسری جماعتوں کی پوزیشن سے بالکل مختلف ہے۔ ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس زمانہ میں جبکہ دنیا فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی راہ سے بھٹک چکی ہے اسلئے کھڑا کیا ہے کہ ازسرنو اس کو صراط مستقیم کی طرف لایا جائے۔ جہاں تک اس کام کی عظمت کا تعلق ہے یہ ایک عظیم الشان کام ہے اور اتنا وسیع ہے کہ شاید ہمارے ذہن بھی اس کی وسعتیں سما نہیں سکتیں ایک دنیا کو راہ راست پر لانا کتنا عظیم کام ہے اس کا تصور اس طرح ہو سکتا ہے کہ اگر ہم کو ایک انسان کو ہدایت کا راستہ دکھانا ہو تو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

موجودہ دنیا میں شیطان اپنے تمام لشکر لے کر میدان میں نکل آیا ہے آج تمام کرۂ ارض ایک شہر کی صورت اختیار کر چکا ہے ساری انسانی آبادی ایک دوسرے سے متعارف ہو گئی ہے۔ کوئی گوشہ ایسا نہیں رہا جو دنیا کے سواد اعظم سے الگ رہا ہے۔ اسلئے شیطان کے لئے اس کے بغیر چارہ نہیں تھا کہ وہ اپنے تمام لشکر میدان میں جھونک دیتا۔ ہر قسم کی بدی جو مختلف زمانوں میں مختلف اقوام میں راہ پاتی رہی ہے وہ بھی اور اس سے زیادہ بھی نئی نئی برائیاں پیدا ہو چکی ہیں۔

اس لشکر عظیم کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے ایک بندے کو کھڑا کیا ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام شیطان کے اس چیلنج کے جواب کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی کی ہے۔ اس سے اندازہ کر لیجئے کہ آپ کی پوزیشن دوسری جماعتوں سے کیوں منفرد ہے۔ جماعت احمدیہ ہی وہ گھوڑا ہے جس کو گاڑی میں جوتا گیا ہے۔ یہ کوئی چراگاہ کا گھوڑا نہیں ہے کہ جدھر منہ اٹھائے چلتا پھرے۔ ہمیں تو گاڑیبان کی مرضی کے مطابق چلنا ہے۔ جدھر وہ چلائے اور جس طرح چلائے ہمیں چلنا ہے۔ اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ میدان کارزار میں کود پڑو۔ اور ہم کود پڑے ہیں۔ اب تو ہمارا صرف یہی اختیار ہے کہ

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میان خاک و خوں بینی سرے

اب تو ہم کو آخری فیصلہ تک لڑنا ہے یا شیطان رہے گا اور یا اللہ تعالیٰ کا بول بالا ہوگا جب جنگ چھڑ جاتی ہے تو سب کچھ بھول جاتا ہے۔ صرف میدان جنگ ہی سامنے ہوتا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

ہم سہارے پہ ترے سانس لئے جاتے ہیں

ہم سہارے پہ ترے سانس لئے جاتے ہیں
سر پہ جو پڑتی ہے برداشت کیے جاتے ہیں

جینے مرنے میں نہیں ہم کو کوئی دخل مگر
بس جیئے جاتے ہیں ہم چونکہ جیئے جاتے ہیں

ہم کو معلوم نہیں جام میں کیا لذت ہے
تو پلاتا ہے جو ساقی تو پیئے جاتے ہیں

دھجیاں ایسی اڑائیں کہ نشاں تک نہ رہا
اس طرح بھی تو گریباں سیئے جاتے ہیں

مضطرب رہتا ہے ہر وقت دل اپنا تنویر
دم دلاسا تو بہت ہم بھی دیئے جاتے ہیں
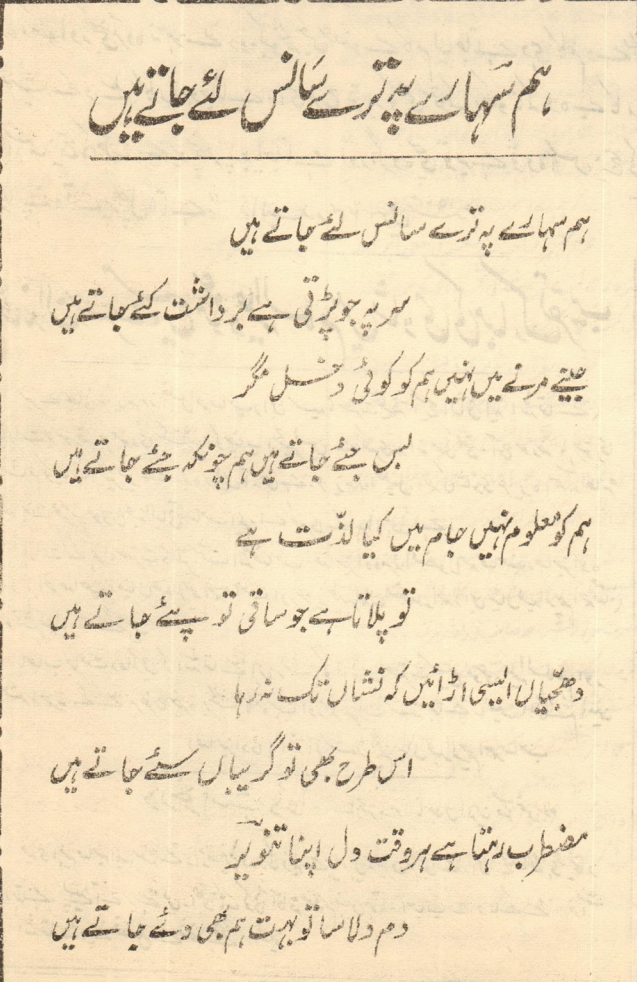
اسلامی معاشرہ

تقریر مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

قسط نمبر ۲

صحابہؓ کا باہمی تعلق ایسا تھا جیسے ایک ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے سگے بھائیوں کا حدیث میں آتا ہے ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ارشاد ہوا ابوبکر کیسے آئے۔ یا رسول اللہ رخ انور کے دیدار اور سلام کے لئے ابوبکر وہیں تشریف فرما تھے کہ حضرت عمرؓ بھی آگئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عمر کیسے آنا ہوا یا رسول اللہ بھوک نے ستایا ہے۔ فرمایا بھوک تو مجھے بھی لگی ہے۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ اس گھر میں نان جویں کا میسر آنا بھی مشکل تھا لیکن بیتا ضرورت کے وقت باپ کے گھر نہ جائے تو کہاں جائے وہ اسے نہ بتائے تو کس کو بتائے فرمایا چلو ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے چلیں۔ ان کے کھجوروں کے باغات بکثرت تھے اور بکریاں بھی پالتے تھے۔ ابوالہیثم گھر میں نہیں تھے۔ پینے کے لئے میٹھا پانی لینے گئے تھے۔ وہ جلد آگئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چمٹ گئے اور لگے بلائیں لینے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اور جھٹ تمام قسم کی کھجوریں لے آئے کہ اپنی اپنی پسند کی انتخاب کرلیں۔ اور بکری ذبح کر کے کھانا تیار کرنا شروع کردیا۔ اس واقعہ کا ایک ایک حصہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ کس یگانگت سے باہم رہتے تھے۔ جب کھانے سے فارغ ہوچکے تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ٹھنڈا پانی گھنیرا سایہ اور کھجوریں من النعیم الذی تسالون عنہ یوما القیامۃ۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق قیامت کے دن تم سے پوچھا جائے گا۔

یہ بے تکلفی کی محبت اور اسلامی اخوت رفتہ رفتہ دراز تک دنیا کی نظروں سے اوجھل رہی۔ یہ اخلاق معدوم ہوگئے تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شاگرد کو خدا نے پھر قادیان میں پیدا کیا تا وہ اخلاق جو دنیا سے ناپید ہوچکے ہیں۔ ان کا پھر دنیا کو نظارہ کرایا جائے۔ تا دنیا پھر اس معاشرے کی طرف رجوع کرے سنئے آپ کے جذبات اس بارہ میں کیا تھے فرمایا۔

"اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ ہمیں کبھی
مکان سے کوئی انس نہیں ہم اپنے
مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں
میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو
ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف
ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان
میرا گھر ہو اور ہر گھر میں میری ایک
کھڑکی ہو۔ کہ ہر ایک سے ہر ایک
وقت واسطہ رابطہ رہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵)

ایک واقعہ ملاحظہ فرمایئے اور اندازہ کیجئے کہ کیا آپ کا سلوک اپنے مریدوں سے وہ نہ تھا جو باپ کا بیٹوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری حضور کی زیارت کے لئے قادیان حاضر ہوئے۔ جانے کے لئے مولوی صاحب نے منشی صاحب کی معرفت اجازت چاہی تو آپ نے یہی چاہا کہ بیٹے ابھی کچھ دنوں اور آنکھوں کے سامنے رہیں۔ اس عرصہ میں گھر سے ولادت کا خط آیا۔ جس پر آپ نے عقیقہ کی غرض سے جانے کی اجازت چاہی حضور نے فرمایا اس غرض کے لئے جانا کیا ضروری ہے۔ آپ ساتویں دن ہمیں یاد دلادیں اور گھر خط لکھ دیں کہ ساتویں دن بال منڈوا دیں۔ چنانچہ ساتویں روز حضور نے دو بکرے منگوا کر ذبح کروائے اور فرمایا گھر خط لکھ دو۔

(سیرت منشی ظفر احمد صاحب ص۴۵ مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب روایت نمبر ۲۱)

اللہ اللہ کیا معاشرت ہے کیا مبارک تھا وہ استاد جس سے مبارک شاگرد نے سیکھا اور سوائے اس گھرانے کے اور کہاں یہ سبق ملتے ہیں۔ اسی لئے تو فرمایا تھا

دگر استاد را نامے نہ دانم
کہ خواندم در دبستان محمد

جہاں مخدوم کا خدام سے یہ سلوک ہو جہاں معاشرت کا یہ نمونہ ہو۔ بتایئے انہیں کوئی مولوی محمد حسین قادیان جانے سے روک سکتا تھا۔ ان کے راہ میں تو اگر دشوار گذار پہاڑ بھی حائل کردیئے جاتے تو یہ انہیں خاطر میں نہ لاتے ہیں اس حصہ کو اس واقعہ کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ جس سے اندازہ ہوگا کہ ہماری باہمی معاشرت کس انداز کی ہونی چاہیئے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:۔

"۱۸۹۵ء یا ۱۸۹۶ء کا واقعہ ہے میں مسجد
مبارک میں بیٹھا تھا کہ حضور نے
فرمایا۔ میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں
حضور اندر تشریف لے گئے۔ اور
سینی میں کھانا لائے۔ فرمایا مفتی صاحب
کھایئے میں پانی لاتا ہوں مفتی صاحب
فرماتے ہیں بے اختیار رقت سے
میرے آنسو نکل گئے کہ جب حضرت
ہمارے پیشوا اور مقتدا ہو کر ہماری یہ
خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں
ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی
چاہیئے۔" (ذکر حبیب ص۳۲)

معاشرہ جسد ہے تو افراد معاشرہ جوارح

اسلام کا یہی منشاء اور یہی تعلیم ہے کہ معاشرہ بمنزلہ جسم ہو اور افراد بمنزلہ اعضاء اگر ایک عضو کو بھی تکلیف ہو۔ تو تمام جسم اس تکلیف کو محسوس کرے۔ صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مثل المومنین فی توادھم
وتراحمھم وتعاطفھم
مثل الجسد اذا اشتکی
عضو اشتکی لہ سائر الجسد
بالسھر والحمٰی۔ (مسلم)

مومنوں کی مثال باہمی محبت شفقت اور رحم میں جسم کی ہے کہ ایک عضو کو تکلیف ہو۔ تو تمام جسم بیداری اور بخار محسوس کرتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ چھنگلی میں ٹیس اٹھ رہی ہو۔ اور باقی جسم آرام کر سکے۔

ایک دوسری حدیث میں معاشرہ کو عمارت سے تشبیہ دی ہے اور افراد معاشرہ کو اینٹوں سے فرمایا۔

المومن کالبنیان یشدّ
بعضہ بعضاً (ترمذی)

اس تعلیم کا اثر تھا کہ گئے گزرے زمانہ میں بھی ہندوستان میں ایک عورت کی بے حرمتی پر عالم اسلام کھڑا ہوگیا تھا اور سترہ سالہ نوجوان محمد بن قاسم بادل کی طرح گرجا اور بجلی کی طرح ہندوستان کے افق پر لپکا۔ اور اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں پر تکالیف کسی ملک میں آئیں۔ لیکن دنیا کے دوسرے گوشہ کے مسلمانوں نے اس تکلیف کو اپنی ہی تکلیف سمجھا

اس حدیث کے سلسلہ میں ایک واقعہ محمد کے غلام نور الدین رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ملاحظہ فرمایئے۔ چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم فرماتے ہیں

"چوہدری حاکم دین مرحوم کی بیوی کو پہلے بچہ کی پیدائش کے وقت سخت تکلیف ہوئی وہ رات کے گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے گھر گئے۔ چوکیدار سے پوچھا کیا اس وقت حضور کو مل سکتا ہوں۔ اس نے نفی میں جواب دیا۔ لیکن اندرون خانہ حضور نے آواز سن لی اور پوچھا کون ہے چوکیدار نے عرض کی کہ چوہدری حاکم دین صاحب ملازم بورڈنگ ہاؤس ہیں۔ فرمایا آنے دو۔ آپ اندر چلے گئے۔ اور بیوی کی تکلیف کا ذکر کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول اندر گئے اور جاکر ایک کھجور لے آئے اور اس طبیب جسمانی و روحانی نے اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور چوہدری صاحب کو کھجور دے کر فرمایا یہ اپنی بیوی کو کھلادو۔ اور جب بچہ پیدا ہوجائے تو مجھے بھی اطلاع دیں۔ چنانچہ انہوں نے جاکر کھجور بیوی کو کھلادی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد بچی پیدا ہوگئی۔ چوہدری صاحب نے سمجھا کہ اب دوبارہ جاکر جگانا مناسب نہیں۔ اس لئے وہ سورہے صبح کی اذان کے وقت وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب اس وقت وضو فرما رہے تھے۔ چوہدری صاحب نے عرض کی کھجور کھلانے کے بعد بچی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے فرمایا بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی آرام سے سورہے مجھے بھی اطلاع دیتے تو میں بھی سو رہتا میں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا ہوں۔" (اصحاب احمد جلد ہشتم ص۴۲)

یہ ہے اسلامی معاشرہ کہ تکلیف چوہدری حاکم دین کے گھر ہے اور نہ سوتے حضرت خلیفۃ المسیح ہیں یہ ہے وہ معاشرہ جسے صحیح اسلامی خطوط پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے قادیان کی سرزمین میں قائم کیا۔ جب خود غرضی نفس پرستی اور کبر کی وجہ سے اسلامی معاشرہ کے نقوش دھندلا پڑ گئے تھے۔ تو مسیح پاک نے ان نقوش کو اجاگر کیا۔ اور دنیا کو صحیح اسلام کا چہرہ دکھایا۔ اس پاکیزہ معاشرہ کو دیکھ کر ہی ڈاکٹر اقبال کو کہنا پڑا

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا
ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل
میں ظاہر ہوا جسے فرقہ قادیانی
کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر ص۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طرز عمل اپنے مخلصین سے مندرجہ بالا احادیث کے عین مطابق تھا چنانچہ دیکھئے آپ اپنی جماعت کو کیسے پیارے الفاظ میں مخاطب کرتے ہیں۔

"اے میرے درخت وجود کی
سرسبز شاخو"

یعنی آپ اگر درخت ہیں تو احباب جماعت شاخیں آپ ان کو اپنے سے الگ نہ سمجھتے تھے۔ مکرم حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

"جب میں قادیان میں ہوتا تو حضور کی ڈاک میرے سپرد ہوتی۔ میں ڈاک سنایا کرتا تھا۔ ایک خط پر لکھا ہوا تھا کہ کوئی دوسرا نہ کھولے باقی خطوط تو میں نے سنائے۔ لیکن وہ خط حضور کے پیش کردیا۔ آپ نے فرمایا کھول کر سنائیں۔ میں نے عرض کی خط پر لکھا ہے۔ دوسرے کے لئے

کھو لینے کی ممانعت ہے۔ حضور
نے فرمایا کھول لئے ہم اور آپ کوئی
دو ہیں؟ (اصحاب جلد چہارم صفحہ ۱۱۵)
مکرم شیخ محمد احمد صاحب لکھتے ہیں جب حضرت
منشی صاحب یہ روایت سناتے تو ہمیشہ چشم پُر آب
ہو جاتے اور کہتے کہا خدا کا پیارا مسیح اور کہاں یہ
عاجز گنہ گار مگر حضور کی نوازش دیکھو
آپ کا حسن سلوک اپنے آقا و مولا حضرت محمد
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سلوک کے مشابہ تھا۔
قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ
کہ یہ مقدس نبی صلے اللہ علیہ وسلم مومنوں کی جانوں
سے بھی ان کے زیادہ قریب ہے (احزاب ع۱)
حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں:-
"میں ایک دفعہ حاضر خدمت ہوا حضور لیٹے
پر بیٹھے تھے مجھے دیکھ کر آپ نے پلنگ اٹھایا
اندر اٹھا کر لے گئے میں نے کہا حضور میں اٹھاتا
ہوں آپ فرمانے لگے بھاری زیادہ ہے آپ
سے نہیں اٹھے گا اور فرمایا آپ پلنگ پر بیٹھ
جائیں مجھے یہاں نیچے آرام معلوم ہوتا ہے
پہلے میں نے انکار کیا لیکن آپ نے فرمایا
نہیں آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں پھر میں بیٹھ
گیا مجھے پیاس لگی تھی میں نے گھڑوں کی
طرف دیکھا وہاں کوئی پینے کا برتن نہ تھا
آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا آپ کو پیاس
لگ رہی ہے میں پانی لاتا ہوں۔ نیچے زنانے
سے جا کر آپ گلاس لے آئے پھر فرمایا
ذرا ٹھہریے اور پھر نیچے گئے اور وہاں
سے دو بوتلیں شربت کی لے آئے جو
ملتی پور سے کسی نے بھیجی تھیں۔ بہت
لذیذ شربت تھا فرمایا کہ ان بوتلوں کو
رکھے ہوئے بہت دن ہو گئے کیونکہ
ہم نے نیت کی تھی کہ پہلے کسی دوست کو
پلا کر پھر خود پئیں گے آج مجھے یاد آگیا۔
چنانچہ آپ نے گلاس میں شربت بنا کر مجھے دیا میں
نے کہا پہلے حضور اس میں سے تھوڑا
سا پی لیں تو پھر میں پیوں گا۔ آپ نے ایک
گھونٹ پی کر مجھے دے دیا اور میں نے
پی لیا میں نے شربت کی تعریف کی آپ
نے فرمایا کہ ایک بوتل آپ لے جائیں اور
ایک باہر دوستوں کو پلا دیں آپ نے ان دونوں
بوتلوں میں سے وہی ایک گھونٹ پیا ہو گا
میں آپ کے حکم کے مطابق بوتلیں لے کر
چلا آیا" (اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۱۱۱)
یہ اسلامی معاشرہ کہ اپنی ذات سے بھی مقدم اپنے
ساتھیوں کو رکھا اور یہ نمونہ اس کے سوا کون دکھا سکتا
تھا کہ جس نے عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں
دب کر خدا کے حضور عرض کی کہ:-
"مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے"

(باقی)

لیڈر

صفحہ ۲ سے آگے

اور کچھ بھی نہیں۔ یقیناً عیش عشرت شیطانی فوج کے دستے ہیں اگر وہ ہمارے اندر گھس آئے تو نعوذ باللہ ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں اس لئے ہمارا سب کچھ ایک ہی ایک داؤ پر لگا ہے ہمیں کھانا ہے تو اس غرض سے ہمیں پینا ہے تو اس غرض سے اٹھنا بیٹھنا ہے تو اس غرض سے سونا جاگنا ہے تو اس غرض سے مشقت کرنی ہے یا آرام کرنا ہے تو صرف اسی مقصد کے پیش نظر ہمیں کمانا ہے دولت پیدا کرنی ہے تو محض اسی مقصد کے حصول کے لئے اگر ہم کوڑیل گھوڑا بننا ہے تو گاڑیبان ہمیں کوڑوں سے چلائے گا اس لئے بہتر ہے کہ ہم خود ہی اس کے اشاروں پر چلیں اور اس کے اشارے کوئی مبہم نہیں ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس میں اس راہ کی ہر اونچ نیچ سے پہلے ہی ہوشیار کر دیا ہوا ہے آپ نے اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں ہمیں "سادہ زندگی" کا نسخہ بتایا ہے جس کے ایک ایک جزو کی تشریح فرمائی ہے سلسلہ کے جتنے مختلف ادارے ہیں ان سب کی آبیاری صرف اسی پانی سے ہو سکتی ہے کہ ہم تمام ان مصنوعی لذات سے جو انبوہ نیان عالم نے ایجاد کی ہوئی ہیں پرہیز کریں اور ایک ہی فطری لذت میں ڈوب جائیں۔ جب آپ محنت سے تھک جاتے ہیں اور آپ کو پیاس اور بھوک لگی ہوتی ہے اس وقت سادہ پانی اور سادہ غذا جو مزہ دیتی ہے یہی فطری لذت ہے یہ ہم کو بہر حال حاصل رہے گی اس کے مقابلے میں دنیا بھر کے تکلفات ایچ ہیں سادہ پانی اور سادہ روٹی کوئی کم نعمت نہیں ہے مگر اس کے لئے جو اپنے مالک کی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے محنت میں اپنا پسینہ اس لئے بہاتا ہے

وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ

جو کچھ اللہ تعالےٰ ہم کو دیتا ہے سب کچھ اس کی راہ میں خرچ کریں۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز ڈاکٹر حمید احمد کا نکاح ہمراہ عزیزی ڈاکٹر سیدہ قیصر جہاں (قیصر زیدی) ایم بی بی ایس بنت سید مہدی حسن صاحب مرحوم دہلوی ہمشیرہ سید شرافت حسین نیو احمدیہ نرسنگ ہوم کراچی) بعوض آٹھ ہزار روپیہ مہر حضرت میاں رفیع احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر بروز ہفتہ اعلان فرمایا۔ طویل خطبہ میں فرمایا کہ حمید احمد ماسٹر عبد الرحمٰن سابق مہر سنگھ رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے نیز فرمایا ماسٹر صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں عرصہ تک پڑھایا ہے اور خاندان کے کم و بیش اکثر افراد کو پڑھایا ہے اور والہانہ عشق تبلیغ احمدیت و خدمت سلسلہ کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ عزیز حمید احمد کو امریکہ جو عیسائیت کا گڑھ ہے وہاں تبلیغ علمی اور عملی کی پوری توفیق بخشے آمین۔ طویل دعا کی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ رشتہ کو جانبین کے لئے مثمر ثمرات حسنہ کا موجب بنائے آمین۔ خاکسار ڈاکٹر نذیر احمد بی اے ایف ایس ایچ. دار الصدر ربوہ)

جماعتِ احمدیہ کے ۲۷ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

اختتامی اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء

جماعتِ احمدیہ کے ۲۷ ویں جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے بعد دو بجے بعد دوپہر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس وقت نہایت درجہ وسیع و عریض جلسہ گاہ سامعین سے اس طرح پُر تھی کہ فی الواقعہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی بلکہ بہت سے احباب نے تو جلسہ گاہ میں جگہ نہ ہونے کے باعث باہر کھڑے ہو کر ہی اختتامی اجلاس میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

کارروائی کا آغاز

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم جناب حافظ شفیق احمد صاحب نے کی ازاں بعد مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

عَلَمِ انعامی

بعدہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ امسال کارکردگی کے اعتبار سے شہری مجالس خدام الاحمدیہ میں سے کراچی کی مجلس اوّل قرار پائی ہے، دوم پوزیشن ربوہ کی مجلس نے حاصل کی ہے اور لائل پور کی مجلس سوم رہی ہے۔ اسی طرح دیہاتی مجالس میں سے علی الترتیب انور آباد اور چک نمبر ۹۶ گ.ب ضلع لائلپور کی مجالس اول اور دوم قرار دی گئی ہیں۔ اس اعلان کے بعد آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں شہری مجالس میں سے اوّل رہنے والی مجلس کو علم انعامی عطا فرمانے کی درخواست کی چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مجلس کراچی کے قائد مکرم ملک مبارک احمد صاحب کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا۔

جماعتِ احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

ازاں بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے "جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ" کے موضوع پر بہت ٹھوس، مدلل اور ایمان افروز تقریر فرمائی اس میں آپ نے مخالفین کی طرف سے پھیلائی جانے والی متعدد غلط فہمیوں کا تجزیہ کر کے ان کا ایسے دلنشین اور موثر انداز میں ازالہ فرمایا کہ جو سامعین کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔

تقریر کے آغاز میں آپ نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں یہ واضح کیا کہ ہر نبی اور مامور من اللہ سے عوام الناس اور سرکردہ لوگوں میں سے سرکش اور متمرد لوگوں نے دشمنی کی اور ان کے خلاف طرح طرح کی جھوٹی باتیں بنا کر غلط فہمیاں پھیلائیں اور قسما قسم کے خلاف واقعہ امور کو ایسی دروغ آرائی اور چرب زبانی سے شہرت دی کہ بہت سے بے علم اور کم فہم لوگ ان کے دام تزویر میں پھنس گئے۔ قرآن مجید کی رو سے اس امر کو واضح کرنے کے بعد آپ نے ان غلط فہمیوں اور اعتراضوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو بالعموم مخالفین کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلائی جاتی ہیں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا اور آپکی جماعت جسے اشاعت اسلام کے لئے قائم کیا ضروری تھا کہ ان کے خلاف بھی اسی طرح غلط فہمیاں پھیلائی جاتیں جس طرح پہلے انبیاء اور ماموریں من اللہ اور ان کی جماعتوں کی نسبت پھیلائی گئی تھیں اور ان کے خلاف بھی اسی طرح کے جھوٹے الزامات لگائے جاتے اور بہتان تراشے جاتے جس طرح پہلے ماموریں اور ان کی جماعتوں کے خلاف لگائے اور تراشے گئے تھے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایسے ہی مخالفوں کی افترا پردازیوں اور لغو اعتراضات کے جواب میں فرماتے ہیں:-

"میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام
مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جاویں
تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں
کر سکتے جس اعتراض میں گزشتہ نبیوں
میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷)

اس کے بعد آپ نے متعدد غلط فہمیوں اور اعتراضات کو لیکر ان کا سراسر جھوٹا اور بے بنیاد ہونا ثابت کیا۔ علی الخصوص آپ نے اس اعتراض کا کہ (نعوذ باللہ) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو انگریزوں نے اپنی اغراض کے پیش نظر کھڑا کیا تھا اتنا تفصیلی اور ٹھوس اور اتنا مدلل و موثر جواب دیا کہ ہر لحاظ سے اس اعتراض کا سراسر باطل اور بے بنیاد ہونا پوری طرح عیاں ہو گیا۔ آپ کے جواب کا یہ پہلو خاص طور پر بہت دلچسپ تھا کہ آپ نے یہ سراسر جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگانے والوں کا خود انہی کے حوالوں سے انگریزوں کا ایجنٹ ہونا ثابت کیا۔

تقریر کے آخری حصہ میں آپ نے علی الخصوص اُن اعتراضات اور غلط فہمیوں کا بھی ازالہ فرمایا جو حال ہی میں جماعتِ اسلامی کے ذمہ دار لوگوں کی طرف سے پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے جماعتِ اسلامی کے مقاصد و عزائم پر

بھی روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ اس جماعت کے مقاصد و عزائم بعینہٖ وہی ہیں جو مصری تحریک الاخوان المسلمون کے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جماعتِ اسلامی دراصل مصری تحریک "الاخوان المسلمون" کا اردو ایڈیشن ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے الاخوان کے مشہور لیڈر حسن البنا اور جماعتِ اسلامی کے امیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تحریرات کو ایک دوسرے کے بالمقابل پیش کر کے واضح کیا کہ دونوں کس طرح بالجبر اقتدار پر قبضہ کرنے میں ایک دوسرے کے ہمنوا ہیں اور ان کے مقاصد و عزائم میں کس قدر ہم آہنگی پائی جاتی ہے نیز آپ نے ثابت کیا کہ جماعتِ اسلامی کے قائدین کے نزدیک مطلب برآری کے لئے قوت کے استعمال کے علاوہ کذب بیانی کو بھی بطور ہتھیار استعمال کرنا جائز ہے ایسی صورت میں جماعت اسلامی والے کیوں نہ صریح کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف غلط فہمیاں پھیلائیں اور نئے نئے الزامات تراش کر ٹریکٹوں اور پمفلٹوں کے ذریعہ ان کی اشاعت کریں۔ اس کے بعد آپ نے جماعت اسلامی کی طرف سے حال ہی میں لگائے گئے الزامات میں سے ایک ایک اعتراض کا سراسر کذب پر مبنی ہونا بڑی ہی عمدگی اور خوبی کے ساتھ واضح کیا اور اس کی تائید میں آپ نے ملکی اخبارات حکومت کے ایک سابقہ اعلان اور فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کے اقتباسات پڑھ کر سنائے ان اقتباسات سے جماعت احمدیہ کے خلاف لگائے جانے والے الزامات کا سراسر کذب بیانی پر مبنی ہونا روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا۔

آخر میں آپ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ جماعتِ اسلامی جماعت احمدیہ کے خلاف الزام تراشی کیوں کرتی ہے اور ان فرسودہ اعتراضات کو جن کے جوابات بارہا دئے جا چکے ہیں بار بار دہرا کر غیظ و غضب کا کیوں اظہار کرتی ہے آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا نصب العین جماعت اسلامی کے نصب العین سے بالکل مختلف ہے۔ جماعت اسلامی کا نصب العین بزور شمشیر تمام دنیا میں حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہے۔ برخلاف اس کے جماعت احمدیہ کا نصب العین محبت اور نرمی اور دلائل کے ذریعہ دین اسلام کا تمام مذاہب پر غلبہ ظاہر کرنا ہے اور جنگ اور تیغ و تفنگ سے نہیں بلکہ محبت سے اسلامی صداقت کو لوگوں کے دلوں میں قائم کرنا اور ان کے دلوں کو فتح کرنا ہے۔ اور جب مختلف ممالک میں بسنے والے تمام بنی نوع انسان اسلام کی سچائی کو قبول کریں گے تو وہی اسلام کی حقیقی فتح ہوگی۔ یہی روحانی فتح حاصل کرنا جماعت احمدیہ کا نصب العین ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریرات اور ملفوظات و خطبات کے متعدد اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔

دونوں جماعتوں کے فرق کو واضح کرنے کے بعد آپ نے احباب جماعت کو پُر زور تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ اے فرزندانِ احمدیت! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریقے پر مضبوطی سے قائم رہو اور جیسا کہ شرائط بیعت میں درج ہے۔ "ہر ایک فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتے رہو" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہی تعلیم ہے کہ وہ حکومت جو تمہارے جان و مال اور آبرو کی محافظ ہے اور تمہاری مذہبی آزادی میں دخل انداز نہیں ہوتی اس کی دل سے اطاعت کرو۔ نیز شرائط بیعت میں سے چوتھی شرط یہ ہے کہ "عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے" اور نویں شرط یہ ہے کہ "عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا"۔ پس ان شرائط کی پوری پوری پابندی کرو اور مسلمان بھائیوں سے کمال ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ تمہاری ہمدردی ان سے ایسی ہونی چاہیئے جیسے ماں اپنے بچے سے کرتی ہے اور حکومتِ وقت سے ہر ایسے معاملے میں جو امن عامہ سے تعلق رکھتا ہے پورا پورا تعاون کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو پاکستان عطا فرمایا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھ کر اس کی ترقی و بہبود اور اس کے استحکام کے لئے ہر ممکن کوشش کرو۔ اگر تم اخلاص سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلو گے تو اللہ تعالیٰ غیب سے تمہاری کامیابی کے لئے ایسے سامان پیدا کرے گا جو کسی انسان کے وہم میں بھی نہیں آسکتے۔

بیرونی ممالک سے موصول ہونیوالے برقی پیغامات

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی پُر درد تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پاکستان اور بیرونی ممالک کے ان احباب کے نام پڑھ کر سنائے جنہوں نے تاروں کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے درخواست کی تھی کہ اس مبارک موقع پر دعاؤں میں انہیں بھی یاد رکھا جائے۔ ان میں پاکستان کے دور دراز علاقوں کے علاوہ یورپ امریکہ افریقہ اور ایشیا کی مختلف ممالک کی جماعہائے احمدیہ کے احباب شامل تھے اسی مضمون کے تار حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اور محترم سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کے نام بھی موصول ہوتے تھے۔ ان کی تفصیل مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد و نائب افسر جلسہ گاہ نے پڑھ کر سنائی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

بعدہٗ اختتامی اجلاس کے صدر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے رسالہ الفرقان کی خریداری بڑھانے کے متعلق تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا ماہنامہ "الفرقان" بڑا ہی دلچسپ اور مفید اور علمی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کے خریدار بنیں اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اسی طرح الفرقان کا ایک علیحدہ شمارہ "درویشان قادیان نمبر" کے نام سے شائع ہوا ہے یہ نمبر بھی بڑا ہی دلچسپ اور مفید ہے۔ اسی طرح مکتبہ الفرقان کی طرف سے "مباحثہ مصر" کا انگریزی ترجمہ بھی کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست ان مطبوعات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

ازاں بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا اس سال ہمیں بہت سے صدمے اٹھانے پڑے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہے اس میں شک نہیں یہ صدمہ اور بعض دوسرے صدمے بہت عظیم نوعیت کے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم ایک ایسی جماعت ہیں جو نوحہ خوانی کے لئے پیدا نہیں کی گئی۔ ہم وہ جماعت ہیں کہ ہم میں سے کوئی نہیں مرتا۔ ہم وہ ہیں جو خدا کی راہ میں ہر روز نہیں بلکہ ہر آن ہزار موتیں اپنے لئے قبول کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ جو شخص میری راہ میں ایک موت قبول کرتا ہے اسے مُردہ مت کہو۔ پس جو لوگ خدا کی راہ میں ہر آن اور ہر لحظہ ایک نہیں بلکہ ہزاروں موتیں قبول کرتے ہیں انہیں مردہ کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی یقیناً زندہ ہی ہوتے ہیں۔ پس ہم میں سے جو بھی فوت ہوتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی یقیناً زندہ ہی ہوتا ہے۔ . . . .

. . . . . . وہ ایک ایسا ترکہ چھوڑ کر جاتا ہے جو قیامت تک کے لئے مشعل راہ کا کام دے رہا ہوتا ہے اور اپنے اس ترکہ کی وجہ سے وہ وفات یافتہ مرنے کے باوجود زندہ ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد ان کی بیسیوں کتب اور بے شمار قیمتی مضامین ایک زندہ مشعل کے طور پر آج بھی ہم میں موجود ہیں اور اپنی اس زندہ مشعل کی وجہ سے آپ زندہ ہی ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم ان بیش قیمت کتب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور اس طرح آپ کی برکات کو اپنے اندر جاری رکھیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات کو جاری و ساری رکھنے کیلئے صدر انجمن نے ایک تجویز تیار کی ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے اس تجویز کی رو سے "قمر الانبیاء فنڈ" کے نام سے ایک علیحدہ فنڈ کھولا جائے گا۔ اس فنڈ میں سے طلبہ کو وظائف دئے جائیں گے اور غرباء کے دکھ اور تکالیف دور کرنے کی کوشش کی جاتی رہے گی۔ اس طرح کوشش کی جائے گی کہ رفاہ عام اور خدمت خلق کے وہ کام جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب خود ذاتی دلچسپی اور کوشش سے انجام دیا کرتے تھے ان کا سلسلہ جماعت میں جاری رہے مجھے امید ہے کہ احباب اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں گے میں ایک دفعہ پھر احباب کو اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم وہ قوم ہیں جس کا کوئی فرد مرتا نہیں بلکہ مر کر بھی اپنے نیک کاموں کی وجہ سے زندہ ہی رہتا ہے۔ ہم ایسی قوم ہیں جو دوسروں کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ خود مرنے کے لئے نہیں۔ خدا تعالیٰ یہ دکھانے کیلئے کہ یہ اُس کی قائم کردہ جماعت ہے اس پر گاہے گاہے ابتلا نازل کیا کرتا ہے اور یہ ابتلا ہمیشہ ہی اس کی ترقی اور کامیابی و کامرانی کا موجب ہوتا ہے۔ جب بھی مخالفین اور معاندین نے خدائی جماعت کو مٹانے کا ارادہ کیا ہے خدائی رحمت کے بادل پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ برسے ہیں اور وہ آگے ہی آگے بڑھتی رہی ہے ان کا نہ پہلے کوئی ہتھیار کارگر ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ اس لئے کہ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خود حفاظت فتح و نصرت اور غلبۂ اسلام کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ پس آؤ ہم اپنے اس عہد کو پھر پورے خلوص اور عزم و ہمت کے ساتھ دہرائیں کہ اے خدا ہم اپنے سب اعزازوں کو اعزازِ اسلام کے لئے قربان کر دیں گے اور اس کی خاطر سب ذلتیں قبول کر لیں گے تا تیری توحید دنیا میں قائم ہو اور تا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری شان اور آب و تاب کے ساتھ تمام دنیا پر لہرانے لگے

اس پُر اثر خطاب کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے سورۃ اخلاص سورۃ فلق اور سورۃ الناس کی وہ دعائیہ تفسیر پڑھ کر سنائی جو آپ نے خدائی تحریک کے ماتحت آج سے چند سال قبل تحریر فرمائی تھی۔ دعا نیز صفحہ پر

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے عطایاجات

(۲)

ماہ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۳ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے عطایاجات و صدقات کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور اپنے خاص فضل سے نوازے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(مرزا انور احمد افسر لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ۔ ربوہ)

صدقات

نام	مد	رقم
محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ دفتر P.S ربوہ	صدقہ غربا	۵ — ..
؍؍ مہر نگار صاحبہ معرفت منیر احمد صاحب طارق ٹرانسپورٹ لاہور	؍؍	۵ — ..
مکرم شیخ فیض قادر صاحب کراچی	برائے لحاف	۳۰ — ..
؍؍ شیخ نور الحق صاحب ربوہ	؍؍	۵ — ..
؍؍ سید داؤد احمد صاحب نگران اقامۃ النصرۃ ربوہ	صدقہ بکرا	۳۰ — ..
؍؍ شیخ محمد شریف صاحب پرنس ٹرانسپورٹ	؍؍	۳۵ — ..
؍؍ شیخ بشیر احمد صاحب لاہور		۳۵ — ..
؍؍ حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودہا	برائے لحاف	۳۵ — ..
؍؍ ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۲۵ — ..
؍؍ محمود احمد صاحب باجوہ پشاور	صدقہ	۱۵ — ..
ایک دوست بذریعہ منشی عبدالحق صاحب صحابی خوشنویس ربوہ	؍؍	۲ — ..
مکرمہ امۃ الحی صاحبہ ۹۳ دھرم سالہ روڈ لاہور	صدقہ نادار	۵۰ — ..
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور	برائے لحاف	۵۰ — ..
؍؍ والدہ صاحبہ عبداللطیف خان صاحب بذریعہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور	صدقہ	۵ — ..
؍؍ مہر نگار صاحبہ بذریعہ طارق بس لاہور	صدقہ	۵ — ..
؍؍ محمد حسن آفتاب بیگم صاحبہ اسلم کلڈنہ کاٹیج مری ہلز	؍؍	۳۱ — ..
مکرم چوہدری شاہنواز خان صاحب کراچی	برائے لحاف غربا	۳۰۰ — ..
؍؍ چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ	صدقہ	۵ — ..
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد تقی صاحب معرفت چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری	؍؍	۳۵ — ..
	صدقہ پارچات	۱۰ — ..
محترمہ اہلیہ صاحبہ خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم محلہ دارالیمن ربوہ	صدقہ	۳۰ — ..
مکرم افضال احمد صاحب جالندھری دفتر خدمت درویشاں ربوہ	؍؍	۳ — ..
محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک لطیف احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	؍؍	۱ — ..
مکرم عبدالوہاب خان صاحب راجگڑھ لاہور بذریعہ افسر صاحب امانت	صدقہ بکرا	۴۰ — ..
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب راولپنڈی	؍؍	۴۰ — ..
مکرم شریف احمد صاحب انجینئر دارالبرکات ربوہ	؍؍	۳۵ — ..
محترمہ مہر نگار صاحبہ معرفت طارق ٹرانسپورٹ لاہور	صدقہ	۵ — ..
مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۴۰ — ..
محترمہ والدہ صاحبہ منظور احمد صاحب دودہ ضلع سرگودہا	صدقہ	۱ — ..
مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری	صدقہ بکرا	۳۰ — ..
محترمہ نیاز بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب لاہور	؍؍	۳۰ — ..
؍؍ فاطمہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ کرم دین صاحب لاہور	؍؍	۵۰ — ..
؍؍ اہلیہ صاحبہ میاں محمد ابراہیم صاحب پریم نگر لاہور	صدقہ	۱۰ — ..
مکرم پیر نصیر احمد صاحب پیراں غائب ملتان بذریعہ افسر خزانہ	صدقہ بکرا	۳۰ — ..
محترمہ ام ظفر احمد صاحب معرفت محمد یوسف صاحب ناظم آباد کراچی	؍؍	۳۵ — ..
؍؍ بیگم کرنل نصیر احمد شاہ صاحب بذریعہ عبداللطیف خان صاحب ربوہ	؍؍	۴۰ — ..

گمشدہ سونے کا کڑا میری ایک عزیزہ کا سونے کا کڑا محلہ دارالیمن کے شرقی حصہ سے لیکر زنانہ جلسہ گاہ تک راستہ میں یا جلسہ گاہ میں مورخہ ۲۶/۱۲ کو کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو یہ کڑا ملا ہو وہ از راہِ کرم مجھے یا قاضی شریف احمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر ملتان شہر کو پہنچا دیں۔ پہنچانے والے کو دس روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ (خاکسار ماسٹر محمد مولا داد سیکرٹری مال محلہ دارالیمن ربوہ)

ڈنمارک کے نو مسلم احمدی بھائی کے اعزاز میں ایک تقریب

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد ہمارے نو مسلم بھائی مکرم عبدالسلام میڈسن قادیان جانے کے لئے جب لاہور سے گذرے تو خدام الاحمدیہ لاہور نے ان کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ چونکہ ہمارے معزز بھائی کا قیام لاہور میں نہایت ہی مختصر تھا اور آمد کی اطلاع بھی چند گھنٹے پہلے ہی ہوئی۔ لہٰذا استقبالیہ دعوت پر ہی اکتفا کیا گیا۔ یہ دعوت احمدیہ ینگ لائبرز ایسوسی ایشن کی طرف سے فیتز ان میں دی گئی۔ مدعوئین میں محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، جناب شیخ ریاض محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور، مبلغ اسلام جناب نصیر احمد صاحب، مکرم کمال یوسف صاحب سابق مبلغ سکنڈے نیویا بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ مختلف اخبارات کے نمائندے مشہور وکلاء اور ممتاز شہری بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ قرآن حکیم کی تلاوت کے بعد مکرم غلام مجتبےٰ صاحب وائس پریذیڈنٹ احمدیہ ینگ لائبرز ایسوسی ایشن نے مہمان خصوصی کا تعارف کرایا۔ بعد میں معزز مہمان نے اپنی مختصر سی تقریر میں حاضرین کو بتایا کہ انہوں نے احمدیت کیوں قبول کی۔ آپ نے انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا باپ ڈنمارک کا ایک مشہور پادری ہے۔ اس کی شدید خواہش تھی کہ میرا بیٹا بھی پادری بنکر عیسائیت کی خدمت کرے مگر اس کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا اور میں جو کہ پادری بننے کے لئے تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ بلکہ ابتدائی امتحانات پاس کر چکا تھا۔ اسلام کی خوبیوں سے اس قدر متاثر ہوا کہ اسلام قبول کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ آپ نے بتایا کہ عیسائیت کی تعلیم میرے لئے تسلی کا باعث نہ بن سکی اور میں نے اسے ہمیشہ غیر منطقی اور ناممکن العمل پایا ہے اس کے بالمقابل اسلام کی تعلیم نہایت واضح اور فطرت کے اصولوں کے مطابق ہے دوران تقریر آپ نے بتایا کہ جب میں کوپن ہیگن یونیورسٹی میں طالب علم تھا۔ اس وقت میں نے عربی کی چند کتب پڑھی تھیں ۱۹۵۵ء کے لگ بھگ مجھے پہلی دفعہ قرآن مجید اور اس کا انگریزی ترجمہ جو عیسائی صاحبان کی طرف سے کیا گیا ہے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ بعد میں نے احمدیہ جماعت کی طرف سے شائع کردہ انگریزی ترجمہ بھی پڑھا۔ یہ ترجمہ پڑھکر مجھ پر اسلام کی حقانیت بالکل واضح ہو گئی اور مجھ پر ثابت ہو گیا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندہ خدا کے تصور کو پیش کرتا ہے اور اس کی تجلی کا ظہور آج بھی نیک روحوں پر اسی طرح ہوتا ہے جس طرح پہلے ہوتا تھا میں خود بھی اس کا شاہد ہوں آپ نے فرمایا کہ میں نے لگاتار پانچ سال تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا مطالعہ کیا ہے آپ نے قرآن مجید کا ڈانش زبان میں ترجمہ کرنے کے ارادے کا اظہار بھی فرمایا۔ سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ڈنمارک میں مسلمانوں کی تعداد ایک فیصد بھی نہیں۔ ۱۹۵۸ء میں ایک مبلغ اسلام وہاں تشریف لائے اور انہوں نے لیکچروں کے ذریعہ اسلام سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ وہاں ابھی تک کوئی مسجد نہیں۔ البتہ نماز کے لئے ایک ہال وقف ہے مسجد کے لئے بھی حال ہی میں جگہ حاصل کر لی گئی ہے اور ضروری انتظامات کے بعد انشاء اللہ تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ ڈنمارک میں اسلام کے مستقبل کے متعلق جب آپ سے سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے ملک میں اسلام جیسے مذہب کی ترقی کے لئے راستہ کھلا ہے۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے اہل خاندان نے آپ کے قبول اسلام سے کیا اثر لیا ہے۔ تو آپ نے بتایا کہ میرے والد صاحب کو تو میرے مسلمان ہونے پر سب سے زیادہ افسوس ہوا ہے۔ کیونکہ وہ میرے پادری بننے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ لیکن میں اسلامی تعلیم کے عین مطابق ان سے نہایت ہی ادب و احترام کا سلوک کرتا ہوں۔ یہ تقریب قریباً دو گھنٹہ رہی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

درخواست ہائے دعا

چوہدری علی احمد صاحب پٹواری نصیر احمد نگر نزد ربوہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔

(محمد عثمان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ احمد نگر)

۲۔ میری اہلیہ صاحبہ کو ٹائیفائڈ کے سبب ٹانگوں میں بہت کمزوری آگئی ہے۔ بغیر سہارا دئے وہ چل پھر نہیں سکتی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرماوے آمین۔ (خاکسار محمد سعید دارالنصر ربوہ)

۳۔ میری بچی کو دو تین دن سے بخار آ رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولا کریم بچی کو صحت کامل عطا فرماویں۔ (محمد نذیر از ربوہ)

جماعتِ اسلامی

روزنامہ "امروز" لاہور نے اپنی ۸ر جنوری ۶۳ء کی اشاعت میں "جماعت اسلامی" کے زیرعنوان حسب ذیل مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے :-

کسی سیاسی جماعت پر پابندی پسندیدہ نہیں ہوتی مگر جماعت اسلامی پر پابندی عاید کرنے کا جواز موجود ہے اور فوری جواز خود جماعت اسلامی کی قیادت نے فراہم کیا ہے چند ماہ سے مقتدر اصحاب اور جماعت اسلامی کے درمیان عام مباحثہ ہو رہا تھا۔ الزامات کی فہرست طویل تھی اور صفائی نہایت کمزور! جماعت اسلامی کے رہنما بعض ایسے حقائق کو جھٹلا رہے تھے جن کے تحریری ثبوت خود ان کی تصانیف میں موجود ہیں انھوں نے تحریک پاکستان کی کبھی تائید نہیں کی۔ وہ مطالبہ پاکستان سے متفق نہیں تھے اور جہاد کشمیر کے متعلق ان کا نظریہ کسی سے چھپا نہیں تھا اس کے باوجود جماعت اسلامی کے رہنما مختلف تاویلیں اور دور از کار وضاحتیں پیش کر رہے تھے اس سے ان کا موقف اور کمزور ہوا۔ اور مستقبل کے متعلق ان کے عزائم اور مشکوک ہوگئے اگر وہ ایک حقیقت کو حقیقت تسلیم کر کے اس بحث میں شریک ہوتے تو کم سے کم حال اور مستقبل کے بارے میں ان کے دعوے وقیع اور قابل اعتماد ہوتے اور ممکن ہے انھیں اپنے حلقے سے باہر بھی کچھ لوگوں کی تائید حاصل ہو جاتی مگر "امارت" کا ذاتی تصور اور "امیر" کے منزہ عن الخطا ہونے کا نظریہ غالباً سد راہ تھا

جماعت اسلامی کی قیادت سے ایک اور بہت بڑی غلطی ہوئی اس نے "مذکورہ مباحثے" کو ایک انتباہ نہیں ایک چیلنج سمجھا اور قوت آزمائی پر تل گئی چنانچہ اس نے اپنے کردار اور اقدامات سے ان الزامات اور خدشات کی تصدیق کردی جن کی وہ بیانات کے ذریعے تردید کر رہی تھی "مباحثے" نے اسے مہلت دلائی اور اس نے مہلت کا بھی غلط استعمال کیا اب بہت سے لوگ یہ رائے رکھتے ہیں کہ جماعت اسلامی پر اگر چند ماہ پہلے پابندی عائد کردی جاتی ہے تو طلباء کے بے سود مظاہروں کی نوبت ہی نہ آتی اور بالفرض اگر آدھ مظاہرہ ہوتا بھی تو ایسے ہنگاموں کی صورت کبھی اختیار نہ کرسکتا جس میں طالب علم بھی خسارے میں ہے حکومت بھی اور ملک بھی اس کے باعث نوجوانوں کے ذہن مسموم ہوئے اور وہ حکام اور حکومت کے بارے میں ایسے تعصبات کا شکار ہوگئے جو قطعاً بے جا اور بے بنیاد ہیں ان افسوسناک مظاہروں میں جماعت اسلامی کے "مختلف النوع" کارکنوں نے جو مختلف النوع کردار ادا کیا وہ عام شہریوں سے بھی مخفی نہیں ہے کوئی بھی حکومت یہ طرزعمل برداشت نہیں کرسکتی اگر اس کا یہ فرض ہے کہ وہ آزادی اظہار کا احترام کرے تو اس کا یہ بھی فرض ہے کہ ملک کی آزادی مفاد اور وقار کی حفاظت کرے اسے احتساب کے معاملے میں جمہوریت کا واسطہ اسی وقت دیا جاسکتا ہے یا جمہوری نقطہ نظر سے اس پر تنقید اسی وقت کی جاسکتی ہے جب دوسرا فریق بھی جمہوری حدود اور آداب کا احترام ملحوظ رکھے اور چاہے اسے کتنا ہی سیاسی فائدہ کیوں نظر نہ آئے وہ اپنی ذمہ داری ضرور پوری کرے۔

جماعت اسلامی سے ہمارے سیاسی اور نظریاتی اختلافات کبھی مخفی نہیں رہے ہم نے ہر مرحلے پر اور ہر موقعہ پر یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ جماعت اسلامی کی تنگ نظری ملک اور قوم کے لیے نہایت خطرناک ہے اس کے رہناؤں کی پوری منطق فاشزم کے تصورات کی حامل اور ان کا پورا طریقہ کار نازیوں سے مشابہ ہے وہ مذہب کا مقدس نام صرف حصول اقتدار کے لئے اور اپنی سیاست کو پرکشش بنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اسی لیے مذہبی مسائل کی تاویل کو بھی سیاسی مقاصد اور مصلحتوں کا تابع رکھتے ہیں انھوں نے کبھی کوئی واضح اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی پروگرام پیش نہیں کیا صرف ابہام ہی کا انعام حاصل کرنے کی کوشش کی اگرچہ مولانا مودودی اور ان کے رفقاء اب کامل جمہوریت کو اپنا مسلک اور مدعا کہتے ہیں مگر وہ نہ تو جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں اور نہ جمہوریت کے طرفدار ہیں ان کی جماعتی تنظیم ان کا انداز فکر اور ان کا طریق کار جمہوری آداب کے یکسر خلاف ہے ان امور پر ہم ماضی میں بہت کچھ کہہ چکے ہیں اور بڑی تفصیل سے کہہ چکے ہیں اس کی روشنی میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قومی سیاسی منظر سے جماعت اسلامی کی جبری رخصت سے کوئی خلا پیدا نہیں ہوگا بلکہ اس کی علیحدگی بالآخر حزب مخالف کے لئے بھی سود مند ثابت ہوگی اس سے مودودی اور صحیح پس منظر میں اور حقائق سامنے رکھ کر مسائل کا جائزہ لینے اور کسی فیصلے پر پہنچنے میں مدد ملے گی جماعت اسلامی کی شراکت جمہوری حزب مخالف کو بھی ہر اعتبار سے مہنگی پڑ رہی تھی۔

سرکاری اعلان میں جماعت اسلامی پر متعدد سنگین الزامات عاید کیے گئے ہیں ان میں غیرملکی حلقوں سے مالی امداد لینے کا الزام بھی شامل ہے حکومت پر لازم ہے کہ وہ اس الزام اور دوسرے الزامات کی تفصیل منظر عام پر لائے اور ان کے قطعی ثبوت پیش کرے مگر صرف یہی کافی نہیں ہے اس کے ساتھ ان محرکات اور اسباب کا تجزیہ کرنا بھی ضروری ہے جن کے بل پر جماعت اسلامی

"ایسی منفی قوتیں ابھرتی ہیں اور پنپتی ہیں اور ایک ایسا خطرہ بن جاتی ہیں کہ احتیاط کی خاطر انتہائی اقدام کرنا پڑتا ہے۔"
(امروز ۸ر جنوری ۶۳ء)

صدر جمال عبد الناصر کی طرف سے شکریہ کا اظہار

بقیہ صہ اوّل

مرحوم نے بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں شدید مخالفت کے باوجود آپ اپنے اس فتویٰ پر قائم رہے اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو اور آپ کی روح پر امن و سکینت نازل فرمائے۔

مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر انجمن احمدیہ تحریک جدید

صدر جمال عبد الناصر کا جوابی تار

بخدمت مرزا مبارک احمد صاحب

سیکرٹری احمدیہ مسلم فارن مشنز آفس۔ ربوہ

آپ نے (جامعۃ الازہر کے ریکٹر) الشیخ محمود شلتوت کی اندوہناک وفات پر جو پرخلوص تعزیت کا اظہار کیا ہے اس پر آپ کا اور تمام احمدیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا حافظ و ناصر ہو۔"

جمال عبد الناصر

مبلغ مغربی جرمنی مکرم عبد اللطیف صاحب کیلئے خاص دعا کی تحریک

مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے ہمبورگ سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ کل وہاں ان کا گردن کا اپریشن ہو رہا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اس مجاہد بھائی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا یہ اپریشن کامیاب کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر خدمت دین کی بیش از پیش توفیق سے نوازے آمین

(حسن محمد عارف نائب وکیل التبشیر ربوہ)

وقف جدید کو مضبوط کرو

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے ایک پیغام میں فرماتے ہیں:-

"وقف جدید کو مضبوط کرو ہمت کرو۔ خدا برکت دے گا۔ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دو وقف جدید کا کام بہت پھیل رہا ہے اور چندہ ضرورت سے بہت کم ہے اس میں بڑھ بڑھ کر حصہ لو اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے اور کام میں برکت دے۔ آمین"

(ناظم مال وقف جدید)

مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی کا مستحسن اقدام

مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے ان بچوں کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

مکرم راجہ محمد سردار خان صاحب جنجوعہ کی وفات

(مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی)

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات ہمارے ایک اہل علم دوست مکرم راجہ محمد سردار خان صاحب جنجوعہ ڈپٹی سیکرٹری وزارت اقتصادی امور حکومت پاکستان بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے مرحوم منصوبہ بندی کے شعبے میں ایک بڑے اہم عہدہ پر فائز تھے اور سرکاری کام کے سلسلے میں کراچی سے راولپنڈی گئے ہوئے جہاں اچانک دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اطلاع ملتے ہی آپ کے اکلوتے فرزند راجہ عطاء اللہ صاحب جو پی آئی اے میں کام کرتے ہیں راولپنڈی پہنچے ان کے پہنچنے کے تین گھنٹے بعد راجہ صاحب موصوف رحلت فرما گئے۔ مرحوم کا جنازہ پی آئی اے سے کراچی لایا گیا نماز جمعہ کے بعد احباب کثیر تعداد میں ایرپورٹ پہنچے اور ای روز رات کو تدفین امانتاً عمل میں آئی مرحوم اپنی گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے بے حد ہر دلعزیز تھے اور حلقہ احباب بڑا وسیع تھا جنازے میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی مرحوم حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی اہلیہ صاحبہ کے بھانجے تھے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق تھے مرحوم بڑے مخلص دوست اور مرنجان و مرنج انسان تھے احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے اور سلسلہ کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتے تھے مرحوم کی پرکشش شخصیت وسعت علم اور جودت طبع ایسی خصوصیات تھیں جن کی بدولت مرحوم اپنے حلقہ احباب میں بڑے مقبول تھے مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز پسماندگان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور وہ بھی مرحوم کی طرح احمدیت کے لئے غیرت دکھانے والے ہوں۔

جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد (بقیہ صہ ۵)

اس طرح آپ نے اپنے اس پُر اثر خطاب کو درد و سوز اور اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی دعاؤں پر ختم فرمایا۔ اِن دعاؤں پر جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے ہزاروں ہزار احباب اپنے قلوب کی گہرائیوں سے آمین کہتے رہے اور تمام جلسہ گاہ "آمین، آمین" کی پُر کیف آوازوں سے گونجتی رہی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی پیغام

بعدہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور اختتامی پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے ازراہ شفقت جلسہ میں شریک احباب کے نام ارسال فرمایا تھا۔ احباب نے حضور کا یہ پیغام ہمہ تن گوش ہو کر گہری توجہ اور انہماک کے عالم میں سنا۔ محترم شمس صاحب جب نہایت پُر شوکت آواز میں حضور کا پیغام پڑھ کر سنا رہے تھے تو محبت و عشق کے بے پناہ جذبہ کے ماتحت احباب پر وارفتگی کا عالم طاری تھا اور وہ زیرلب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرنے میں مصروف تھے۔ (حضور کا یہ روح پرور پیغام ۲ جنوری ۶۴ء کے الفضل میں ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے) اُس روز مطلع ابر آلود تھا اور سرد ہوا چلنے کے علاوہ ہلکی ہلکی بوندیں بھی پڑ رہی تھیں اس کے باوجود شمع اسلام و احمدیت کے پروانے کمال محویت کے عالم میں بیٹھے اپنے آقا کے زندگی بخش ارشادات سے مستفیض ہوتے رہے۔

اختتامی دعا

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام سنانے کے بعد اسی حال میں محترم شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ یہ دعا جس میں ہزاروں ہزار احباب شدید سردی اور بوندا باندی میں کھلے میدان میں بیٹھے نہایت درجہ درد و سوز اور خشوع و خضوع کے ساتھ غلبۂ اسلام اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی سے متعلق اپنی دلی تمنائیں اپنے قادر و توانا خدا کے حضور پیش کرنے میں مصروف تھے ایک خاص شان کی حامل تھی۔ اِس دعا کے زیر اثر دلوں کی سب میل کٹ گئی اور سینے دھل کر صاف ہو گئے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سب احباب کو بلند آواز سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا اور اِس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالےٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو احباب کو اپنے گھروں میں واپس جانے کی اجازت دی۔

اِس طرح جماعت احمدیہ کا ۷۲ واں جلسہ سالانہ نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کیساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔ اور اُن ہزاروں ہزار احباب کو جو گزشتہ تمام سالوں سے بہت بڑھ کر تعداد میں امسال شریک ہوئے تھے آسمانی فیوض و برکات سے مالا مال کرنے کا موجب بنا اور اسلام و احمدیت کے یہ ہزاروں ہزار فدائی ایک نئی زندگی سے ہمکنار ہو کر اور خدمت اسلام کی نئی امنگوں اور نئے عزائم کو اپنے سینوں میں بسا کر اپنے گھروں کو واپس روانہ ہوئے +

اعلان نکاح

برادرم مکرم عبد الغفار صاحب قمر بی۔ اے ابن مکرم عبد اللطیف صاحب لون ٹھیکیدار بھٹہ ربوہ کا نکاح عابدہ شیریں بی۔ اے بنت مکرم چوہدری حبیب اللہ خان صاحب (لون) ایگزیکٹو انجینئر راولپنڈی کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمود احمد صاحب میرپوری مربی سلسلہ نے بمقام راولپنڈی مورخہ ۲۰-۱۲-۶۳ کو پڑھا۔

احباب کرام اور بزرگان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

نوٹ:- اس خوشی میں مکرم جناب چوہدری حبیب اللہ صاحب اور مکرم ٹھیکیدار عبد اللطیف صاحب نے علی الترتیب یکصد روپیہ اور یکصد دس روپیہ چندہ تعمیر مسجد راولپنڈی ادا کیا۔" اور ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر بھی جاری کروایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(شیخ شمس الحق گولبازار۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم ٹھیکیدار بدر الدین صاحب کو جلسہ سالانہ کے بعد سے انفلوئنزا کی شکایت ہے احباب جماعت سے والد صاحب کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد سالک دار الصدر غربی ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴